رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر: غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۲ | مورخہ ۱۴ محرم سنہ ۱۳۵۴ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۴۲

اخبار ”احسان“ کو مکرر کھلا چیلنج

فسخ بیعت کے جعلی نام شائع کرنے کے بعد بے ہودہ بہانہ سازی

اخبار ”احسان“ کو اپنے ایک دو پرچوں میں فسخ بیعت کی جعلی اور خود ساختہ فہرستیں شائع کرنے۔ اور ان کی پردہ دری ہونے پر جس قدر ندامت اور شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ وہ اسی سے ظاہر ہے۔ کہ ایک تو اس نے پھر اس قسم کی بیہودہ حرکت کرنے کی جرأت نہیں کی۔ دوسرے اپنی فریب کاری اور دھوکہ دہی پر پردہ ڈالنے کے لئے اسے یہ الزام گھڑنا پڑا ہے۔ کہ ”ہمیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مرزائیوں نے ایک خفیہ مجلس تیار رکھی ہے۔ جس کا مقصد اسلامی اخبارات کو بدنام کرنا ہے۔ جلال الدین کوہاٹی جیسے لوگ جو ایک طرف ترک مرزائیت کا اعلان کرتے ہیں۔ اور دوسری جانب ”الدجل“ (الفضل) میں اس اعلان کی تردید شائع کرا دیتے ہیں اسی مجلس کے لگے بندھوں میں سے ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ جن لوگوں نے ہمیں فسخ بیعت کی اطلاعیں بھیجی ہیں۔ ان میں بھی بعض لوگ اسی گروہ سے تعلق رکھتے ہوں“

جس طمطراق کے ساتھ جلال الدین کوہاٹی کے ارتداد کا اعلان ”احسان“ نے کیا تھا۔ اور جس قدر اہمیت اس کو دی تھی۔ وہ اسی سے ظاہر ہے کہ ایک طرف تو اسے خطیب مسجد احمدیہ۔ جماعت احمدیہ کا بہت بڑا مبلغ۔ اور مولوی فاضل قرار دیا گیا۔ اور دوسری طرف اس کے ارتداد کو ”مرزائیت کے قصر خلافت میں زلزلہ“ سے تعبیر کیا گیا۔ پھر اس کے نام سے لمبے چوڑے مضامین احمدیت کے خلاف شائع کئے گئے۔ لیکن اب کہا جاتا ہے کہ ”مرزائیوں نے ایک خفیہ مجلس تیار رکھی ہے جس کا مقصد اسلامی اخبارات کو بدنام کرنا ہے۔ اور جلال الدین کوہاٹی جیسے لوگ اس مجلس کے لگے بندھوں میں سے ہیں“

قطع نظر اس بے بنیاد دروغگوئی کے جو ”ایک خفیہ مجلس“ کے متعلق کی گئی ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا احراریوں اور ان کے لگے بندھوں میں اتنی بھی عقل نہیں تھی۔ کہ جس شخص کو ایک بڑے مشہور اور اعلےٰ خاندان کا فرد قرار دیتے۔ جس کی قابلیت اور علمیت کے راگ گاتے۔ جس کے خلوص و ایثار کی تعریفیں کرنے میں انہوں نے زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے۔ اور جس کی وجہ سے سمجھتے تھے۔ کہ احمدیت کے قصر خلافت میں زلزلہ آگیا ہے۔ اس کے متعلق دیکھ لیتے۔ کہ وہ کیا حقیقت رکھتا ہے۔ تاکہ چند ہی روز کے اندر نہایت ندامت اور شرمندگی کے ساتھ یہ نہ کہنا پڑتا۔ کہ وہ کسی خفیہ مجلس سے تعلق رکھتا ہے۔ حالانکہ اس کا ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے

ہم ”احسان“ کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ اگر اسے دیانت اور شرافت سے کچھ بھی تعلق ہے تو اپنے اس ادعا کو پایۂ ثبوت تک پہنچائے اور اگر وہ یہ ثابت کر دے۔ کہ جن لوگوں کی بیعت فسخ کرنے کا اعلان کرتے ہوئے اس نے یہ لکھا تھا۔ کہ ”یہ وہی لوگ ہیں۔ جن کے نام ”الفضل“ میں تازہ بیعت کرنے والوں کی فہرست میں شائع ہوئے“ انہوں نے حال میں بیعت نہیں کی۔ بلکہ پرانے احمدی ہیں۔ تو پھر ہم مان لیں گے۔ کہ ”احسان“ کو فسخ بیعت کی اطلاعیں بھیجنے والے کسی خفیہ مجلس کے لگے بندھوں میں سے تھے۔ لیکن اگر وہ یہ ثابت نہ کر سکے۔ اور یقیناً نہیں کر سکے گا۔ بلکہ اس کے مقابلہ میں ہم یہ ثبوت دینے کے لئے تیار ہیں۔ کہ جن بیعت کرنے والوں کے نام حال میں شائع ہوئے ہیں۔ انہوں نے حال ہی میں بیعت کی ہے۔ اس سے پہلے نہیں کی تھی۔ تو ہم پوچھتے ہیں۔ کیا انہوں نے احمدی ہونے سے پہلے اس قسم کی خفیہ مجلس قائم کر رکھی تھی۔ جس کا ذکر ”احسان“ نے کیا ہے۔ اور کیا یہ ممکن ہے۔ اگر نہیں۔ تو ”احسان“ کی اس بہانہ سازی کی حقیقت بالکل عیاں ہو جاتی ہے۔ اور صاف ظاہر ہے۔ کہ اس نے اپنی ایک کذب بیانی اور فریب کاری پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک اور دروغگوئی۔ اور دھوکہ دہی سے کام لیا ہے

ہم نے ”احسان“ سے پتے شائع کرنے کے متعلق جو مطالبہ کیا تھا۔ اس کے جواب میں اس نے لکھا ہے:-

”اگر الدجل فسخ بیعت کرنے والوں کے مکمل پتے معلوم کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے چاہیئے کہ گزشتہ تین ماہ کے اندر جتنے لوگوں نے مرزائے قادیان کی بیعت کی ہے۔ ان کے مکمل پتے شائع کر دے۔ ہم بھی ان لوگوں کے نام اور پتے شائع کر دیں گے۔ جنہوں نے مرزائیت ترک کر کے اسلام قبول کیا ہے“

لیکن جب ہم ”احسان“ کو چیلنج دے چکے ہیں۔ کہ وہ ”الفضل“ میں شائع شدہ طولانی فہرستوں میں سے جو نام چاہے منتخب کر لے۔ اور پھر ”احسان“ کے مدیر و سردبیر بذات خود یا اپنے کسی نمائندہ کے ذریعہ ان کی اصلیت کی تحقیق کر لیں۔ ہم ان کے پتے بتانے کے لئے تیار ہیں تو پھر گزشتہ تین ماہ کے اندر بیعت کرنے والوں کی طویل فہرست مکرر شائع کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگرچہ اس کے مقابلہ میں بیعت فسخ کرنے والوں کی فہرست جو ”احسان“ نے شائع کی ہے۔ نہایت ہی قلیل ہے۔ تاہم اس میں سے ہم بھی چند نام ہی منتخب کر لیں گے جن کے مفصل پتے بتانا۔ اور ان لوگوں کا وجود ثابت کرنا ”احسان“ کے ذمہ ہوگا۔ کیا ”احسان“ اس چیلنج کو منظور کرنے کے لئے تیار ہے۔ امید نہیں۔ کہ وہ ایسا کر سکے۔ کیونکہ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ اس کا فسخ بیعت کا سارا شور محض دھوکہ اور فریب ہے حقیقت کا اس میں شائبہ بھی نہیں۔

اخبار "زمیندار" کی حد سے بڑھی ہوئی جہالت

اخبار "زمیندار" (۱۰ اپریل) نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب حقیقۃ الوحی کے وہ الفاظ پیش کر کے جن میں آپ نے اپنی جماعت کی اس وقت کی تعداد تین لاکھ کے قریب بتائی ہے۔ یہ بیہودہ سرائی کی ہے۔ کہ "آج ہم ایک ایسی چیز پیش کرتے ہیں۔ جس کے متعلق مرزائیوں کو بھی یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ وہ مرزا صاحب کا سفید جھوٹ ہے۔" مگر اتنے بڑے ادعا کے ساتھ جو چیز "زمیندار" نے پیش کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ "سرکاری مردم شماری سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تعداد صرف ۵۶ ہزار ہے۔" مگر جس نادان کو اتنا بھی معلوم نہیں۔ کہ سرکاری مردم شماری کی یہ تعداد صرف پنجاب کی ہے۔ اس کی جہالت کا کیا ٹھکانا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ تعداد پنجاب کے لحاظ سے بھی درست نہیں۔ پنجاب میں اس سے بہت زیادہ احمدیوں کی تعداد ہے۔ (گو یہ بھی صحیح نہیں) پھر جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بھی ہندوستان کے مختلف علاقوں میں موجود تھی جس کی تعداد کسی صورت میں بھی تین لاکھ سے کم نہ تھی۔ اور اب تو اس میں بہت زیادہ اضافہ ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں ممالک غیر کے ہزارہا افراد بھی احمدیت میں داخل ہیں۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے۔ پس زمیندار نے جو چیز پیش کی ہے۔ اس سے سوائے اس کی جہالت اور نادانی کے اور کچھ نہیں ثابت ہوتا۔

لدھیانہ میں ہز ایکسیلنسی کونٹس آف ولنگڈن کی تشریف آوری

۱۵ اپریل۔ آج رات لاہور سے بذریعہ فرنٹیر میل ہرایکسی لنسی کونٹس آف ولنگڈن لدھیانہ تشریف لائیں صبح ۴½ بجے پلیٹ فارم پر سیلون سے باہر آئیں۔ جہاں صاحب ڈپٹی کمشنر نواب سعد اللہ خان صاحب بہادر نے ہرایکسی لنسی کا خیر مقدم کیا۔ لیڈی ولنگڈن نے کمال خندہ پیشانی سے حاضرین جن میں سردار صاحب باگڑیاں۔ شہزادہ بمدم اور سول حکام تھے۔ مصافحہ کیا۔ اور کافی دیر باتیں کرتی رہیں اور ریلوے سٹاف کے ممبروں کو خود سلام کیا۔ اور سٹیشن کے باہر تک جہاں سکولوں کے طلبا و طالبات کھڑے تھے۔ پیدل تشریف لے گئیں۔ اور بچوں سے ملیں۔ ایک بچے کو پیار بھی کیا۔ بعد ازاں موٹر کار میں ڈاکٹر براؤن کے ہاں تشریف لے گئیں۔ جہاں دو اڑھائی گھنٹے کے قیام میں آپ نے زنانہ ہسپتال کا معائنہ کیا۔ اور بذریعہ بمبئی ایکسپریس ۱۲½ بجے دہلی تشریف لے گئیں۔

خاکسار صوفی سید محمد عبد الرحیم سکرٹری انجمن احمدیہ لدھیانہ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۴ تا ۱۶ اپریل ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

نمبر	نام	ضلع
۱	اللہ دتا صاحب	ضلع سیالکوٹ
۲	میاں محمد یار صاحب	ضلع ڈیرہ غازیخاں
۳	محمد الہیٰ صاحب	لاہور
۴	اللہ دتا صاحب	ضلع امرت سر
۵	شہاب الدین صاحب	〃
۶	سکینہ بیگم صاحبہ	ضلع گورداسپور
۷	مختار احمد صاحب	〃 〃
۸	طفیل محمد صاحب	〃 〃
۹	محمد بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۰	عبد الرحمٰن صاحب	〃 〃
۱۱	مہتاب بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۲	عنایت بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۳	شریفاں بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۴	ہربنس لال صاحب	ضلع امرت سر
۱۵	نور احمد صاحب بکروال	ضلع ریاسی
۱۶	میر احمد صاحب	〃 〃 〃
۱۷	چانذی صاحبہ	〃 〃 〃
۱۸	بشیر احمد صاحب بکروال	ضلع ریاسی
۱۹	ولی احمد صاحب	〃 〃 〃
۲۰	غلام احمد صاحب	〃 〃 〃
۲۱	حسین بی بی صاحبہ	ضلع امرت سر
۲۲	عبد الکریم صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۲۳	بھاگ بھری صاحبہ	ضلع ہوشیارپور
۲۴	نذیر الحسن صاحب	〃 〃
۲۵	حسین بی بی صاحبہ	〃 〃
۲۶	امام بی بی صاحبہ	〃 〃
۲۷	سردار محمد صاحب	〃 〃
۲۸	محمد حسن صاحب	〃 〃
۲۹	علی احمد صاحب	〃 〃
۳۰	بدر عالم صاحبہ	〃 〃
۳۱	اللہ دتا صاحب	〃 〃
۳۲	محمد سعد اللہ صاحب	〃 〃
۳۳	رحمت بی بی صاحبہ	〃 〃
۳۴	عبد الکریم صاحب	ضلع ہزارہ

آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کے اجلاس منعقدہ ۱۴ اپریل ۱۹۳۵ء کی روداد

چند اہم قراردادیں

آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کا اجلاس زیر صدارت مولانا سید حبیب صاحب مدیر سیاست مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۳۵ء کو بمقام لاہور لورنگس میں پانچ بجے شام منعقد ہوا۔ ایجنڈا پیش ہو کر مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق آراء پاس ہوئیں۔

(۱) سید مبیح صادق علی شاہ کی رہائی کے مسئلہ پر غور کرنے کے بعد یہ قرارداد پاس ہوئی۔ کہ شیخ بشیر احمد صاحب سے درخواست کی جائے کہ وہ سید مبیح صادق علی شاہ صاحب کے کیس کے متعلق میموریل تیار کریں۔ اور اس کے بعد مناسب کوشش کریں۔

(۲) مختلف اضلاع میں کشمیر ایسوسی ایشن کی شاخیں کھولی جائیں۔ اور ان اخبارات میں جو پنجاب کے صوبہ کے علاوہ ہندوستان کے دیگر صوبوں سے شائع ہوتی ہیں۔ کشمیر ایسوسی ایشن کا پروپیگنڈا کیا جائے۔ اور اس کام کو صدر صاحب کے سپرد کیا جائے۔

(۳) بعض مسلمان اخبارات کا داخلہ ریاست میں مدت سے بند ہے جس سے مسلمانوں کے جائز حقوق پامال ہو رہے ہیں۔ موجودہ حالات اس ممانعت کی تائید نہیں کرتے۔ بلکہ منافی ہیں۔ لہٰذا ایسوسی ایشن کا یہ اجلاس ریاست سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ مسلم اخبارات سے یہ پابندی اٹھا دی جائے۔

(۴) ریاست ہر خیال و ہر عقیدہ کے باشندوں کے اس مطالبہ کی کہ ریاست کے وزراء ریاست ہی کے باشندے ہوا کریں۔ ایسوسی ایشن پُرزور تائید کرتی ہے۔ اور سری حضور مہاراجہ صاحب سے درخواست کرتی ہے۔ کہ اپنی رعایا کی اس جائز درخواست پر ہمدردانہ غور فرما کر اور اس کو قبول کر کے

شہنشاہ معظم کی سلور جوبلی کے لئے جماعت احمدیہ دولمیال کا چندہ

جماعت احمدیہ دولمیال کے فوجی سرداروں نے جناب چودہری قائم الدین صاحب نائب تحصیلدار پنڈدادنخاں کی خدمت میں حسب ذیل چندہ پیش کیا۔

(۱) سردار بہادر ملک غلام محمد خان صاحب آنریری کپتان ۱۰۰ روپے (۲) ملک خدا بخش خان صاحب صوبیدار میجر ۱۵ روپے۔ (۳) ملک فتح خان صاحب صوبیدار ۱۵ روپے۔ (۴) ملک غلام محمد خان صاحب رسالدار ۶۰ روپیہ مربعہ میں اور یہاں ۱۰ روپے۔ (۵) ملک عبد اللہ خان صاحب جمعدار ۵ روپے (۶) ملک محمد خان صاحب جمعدار ۵ روپے۔ (۷) ملک فتح محمد خان صاحب نمبردار کلاں ۵ روپے۔

امیر جماعت احمدیہ دولمیال

نئے کارکنوں کا انتخاب جلد سے جلد کیا جائے

اخبار الفضل مجریہ ۳- اپریل میں یکم مئی ۱۹۳۵ء سے ۳۰- اپریل ۱۹۳۸ء تک تین سال کے لئے نئے عہدہ دار منتخب کر کے فہرستیں دفتر ہذا میں بھجوانے کے لئے ۲۰- اپریل تک میعاد مقرر کی گئی تھی۔ لیکن جس سست رفتاری کے ساتھ انتخابات کی فہرستیں آ رہی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کام ۳۰- اپریل تک بھی ختم نہ ہوگا لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا تمام جماعتوں کو متوجہ کیا جاتا ہے۔ کہ نئے عہدہ داروں کے انتخابات کی فہرستیں معہ مکمل پتوں کے فوراً ارسال کر دیں یہ کام ایسا نہیں۔ کہ اس کے لئے بار بار یاد دہانی کی ضرورت ہو۔ ۲۰- اپریل تک اگر کوئی جماعت اپنے نئے عہدہ داروں کا انتخاب کسی خاص وجہ سے نہیں کر سکتی۔ تو ۳۰- اپریل تک اُسے ضرور کر لینا چاہیئے۔ اور فہرست عہدہ داران دفتر ہذا میں بھیج دینی چاہیئے۔

نیز میں نے ۳- اپریل کے اخبار "الفضل" والے اعلان میں یہ بھی لکھ دیا تھا۔ کہ سوائے امراء کے باقی عہدہ دار اپنے پیشرووں سے کام کا چارج یکم مئی کو لے لیں۔ اس ہدایت کی بھی تعمیل ہونی چاہیئے۔ اور کسی عہدہ دار کو منظوری کے اعلان کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اخبار میں نہایت ضروری اطلاعات اور مفید مضامین نکل رہے ہیں۔ اور عہدہ داروں کی منظوریوں کا اسم وار شائع کرنا ان اطلاعات اور مضامین کی اشاعت میں روک اور التوا کا موجب ہو سکتا ہے۔ جسے ہم موجودہ حالات میں مناسب نہیں سمجھتے۔ صرف ان جماعتوں کے نام شائع کر دیئے جایا کریں گے۔ جن کے عہدہ داروں کی فہرستیں منظور ہو کر درج رجسٹر ہو چکی ہونگی۔ اور اگر کسی عہدہ دار کو منظور نہیں کیا جائے گا۔ تو اس کی اطلاع بذریعہ خط دفتر متعلقہ سے دیدی جائیگی مثلاً اگر کسی جماعت کا سکرٹری تبلیغ منظور نہیں ہوگا۔ تو دفتر دعوت و تبلیغ سے نامنظوری کی اطلاع ملے گی۔ اور اگر سکرٹری مال کے انتخاب پر اعتراض ہوگا۔ تو اس کی اطلاع دفتر بیت المال سے علٰے ہذا القیاس۔ ہر دفتر اپنے متعلقہ کارکن کی نامنظوری کی صورت میں اطلاع دینے کا ذمہ دار ہوگا۔ البتہ جماعتوں کے اُمراء۔ اور پراونشل انجمنوں کے عہدہ داروں کی فہرستیں مکمل شائع ہوتی رہیں گی۔

ناظر اعلےٰ۔ قادیان۔ (۱۵- اپریل)

صوبہ بہار کے لئے احمدیہ لٹریچر کی ضرورت

صوبہ بہار میں احمدیہ لٹریچر کی ضرورت ہے۔ تاکہ طالب حق احباب کو لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا جائے۔ خصوصیت سے مندرجہ ذیل کتب کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی دوست اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں۔ تو جتنی کتب ان میں سے دے سکیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں:-

مولوی عبد الماجد صاحب امیر جماعت احمدیہ۔ احمدیہ ہاؤس۔ بھاگل پور شہر

دعوۃ الامیر ۵- تفہیمات ربانیہ ۵- ازالۂ اوہام ۱۰- اسلامی اصول کی فلاسفی اردو ۲۰- انگریزی ۱۰- احمد۔ انگریزی ۲۰- ہمارا مذہب ۲۰- سیرت مسیح موعود اردو ۳۰- حالات سلسلہ احمدیہ انگریزی مرتبہ صوفی عبد القدیر صاحب بی۔ اے ۴۰ (ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

ملکانوں کی اسلام سے محبت اور وابستگی

احمدی مبلّغین کی کوششوں کے خوشکن نتائج

آگرہ اور اس کے قریب کے بعض اور اضلاع کے وُہ مسلمان راجپوت جو ملکانے کہلاتے ہیں۔ چونکہ عرصہ سے نہ صرف کس مپرسی کی حالت میں پڑے تھے۔ بلکہ جو مولوی ان کے پاس جاتے۔ وُہ اپنے بُرے نمونہ اور اپنی سیاہ کاریوں کی وجہ سے انہیں اور زیادہ اسلام سے دُور کر دیتے۔ اس لئے مذہبی لحاظ سے ان کی حالت نہایت ہی عبرتناک ہو چکی تھی۔ اس کے ساتھ ہی چونکہ وُہ انتہائی غربت اور افلاس کا بھی شکار تھے اس لئے آریوں نے روپیہ کا لالچ دے کر۔ اور ان ساہوکاروں کا رُعب ڈال کر جن کے ملکانے مقروض تھے۔ انہیں شدھ کرنا شروع کر دیا۔ تاکہ وُہ نام کے لحاظ سے بھی مسلمانوں میں شمار نہ کئے جا سکیں۔ بلکہ ہندوؤں کا جزو بن جائیں۔ اس پر ایک شور اٹھا مسلمانانِ ہند میں بے حد اضطراب پیدا ہوا۔ اور علماء کہلانے والے اپنا بوریا بستر اٹھا کر اس لئے ملکانوں میں پہونچ گئے۔ کہ انہوں نے اس موقعہ کو جلب زر کا ذریعہ سمجھا۔ چنانچہ وہاں جا کر بجائے اس کے کہ ارتداد کے سیلاب میں کچھ روکاوٹ ڈالتے ملکانوں کو اسلام کی طرف متوجہ کرتے۔ اور انہیں مرتد ہونے سے باز رکھنے کی کوشش کرتے۔ حصولِ زر کی خاطر آپس میں لڑنا جھگڑنا شروع کر دیا۔ اور خاصکر احمدی مبلغین کی جو طوفان ارتداد کے مقابلہ میں نہایت اعلےٰ خدمات سر انجام دے رہے تھے۔ اور قربانی و ایثار کا اعلےٰ نمونہ پیش کر رہے تھے سخت مخالفت کرنے لگے۔ اور یہاں تک کہدیا۔ کہ ملکانوں کا آریہ ہو جانا اچھا ہے۔ اور اسے گوارا کیا جا سکتا ہے لیکن یہ گوارا نہیں ہو سکتا۔ کہ احمدیوں کے ذریعہ وُہ ارتداد سے بچ جائیں۔ مگر باوجود اس کے کہ ایک طرف مولویوں کی طرف سے اسقدر شدید مخالفت کی جا رہی تھی۔ اور دوسری طرف آریہ پورے ساز و سامان کے ساتھ ملکانوں پر حملہ آور تھے احمدی مبلغین تو آخر تک اس میدان میں موجود رہے۔ اور مولوی صاحبان کچھ عرصہ کے بعد اپنے گھروں کو لوٹ آئے۔ اور اب ان میں سے کوئی اس علاقہ کا نام تک نہیں لیتا۔ مگر خدا کے فضل سے ہمارے مبلغین اب بھی وہاں کام کر رہے ہیں۔ اور ملکانوں کی دینی تعلیم و تربیت کا فرض ادا کر رہے ہیں۔ جس کے بہت اچھے نتائج نکل رہے ہیں اور وُہ اسلام کے متعلق واقفیت میں ترقی کر رہے ہیں۔ جیسا کہ ذیل کی رپورٹ سے ظاہر ہے جو ایک ملکانہ نے ارسال کی ہے۔ لکھا ہے۔ ماہ مارچ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے تین جلسے ہُوئے۔ ایک جلسہ سردار خاں کی صدارت میں جس میں میری تقریر ہوئی۔ میں نے جماعت کی تعلیم و تربیت پر بہت زور دیا۔ دُوسرا جلسہ میری صدارت میں ہوا جس میں عبد السمیع صاحب نے تقریر کی جو یہاں دورہ پر آئے ہُوئے تھے۔ ان کی تقریر بہت با اثر تھی تیسرا جلسہ زیر صدارت عبد الرحیم ہُوا جس میں ایک لڑکے کی اور میری تقریر ہوئی۔ جماعت میں ایک رو پیدا ہو گئی ہے۔ کشتی نوح کا درس باقاعدہ ہوتا ہے ہفتہ میں دو بار قرآن کریم کا درس ہوتا ہے۔ ہماری جماعت غریب ہے۔ اور علم بھی بہت کم۔ مگر الفضل کے ذریعہ ہم لوگ بہت فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ الفضل کا ہر خطبہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہر فرمان اور بعض ضروری حالات باقاعدہ سنائے جاتے ہیں۔ عید الاضحیٰ کے موقعہ پر مردوں کے سوا

زندگی وقف کرنیوالوں کی ایک غلط فہمی کا ازالہ

تبلیغ دین کے لئے زندگی وقف کرنے والوں میں سے بعض کے خطوط سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وُہ وقفِ زندگی کی اطلاع دینے کے بعد یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ اب اُن کو اپنے لئے ذریعہ معاش تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ اس کے لئے کسی جد و جہد کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ان کا خیال ہے۔ کہ ایسی کوشش کا کرنا کہیں وقفِ زندگی کی شرائط کے خلاف نہ ہو ایسے احباب کی غلط فہمی کے ازالہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تمام ایسے دوستوں کے نام جنہوں نے اپنی زندگی تین سال کے لئے وقف کی ہے۔ رجسٹر میں درج کر لئے گئے ہیں۔ اور اُن میں سے بعض کے سپرد کچھ کام بھی کر دیا گیا ہے لیکن جو دوست انتخاب میں اس سال نہیں آئے۔ وُہ بے شک ذریعۂ معاش کے لئے کوشش جاری رکھیں۔ ہاں اُن کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ جب اُن کے لئے کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو دفتر تحریک جدید میں منظوری کے لئے اطلاع دیں۔ تا علم ہو سکے۔ کہ وُہ اب فارغ نہیں ہیں اور آئندہ پروگرام میں ان کی عدم فراغت کو ملحوظ رکھ لیا جائے۔ انچارج تحریک جدید قادیان

ایک نہایت گندے اور اشتعال انگیز پوسٹر کے متعلق منیجر اقبال پریس کی معذرت

اور

اشتہار شائع کرنے والے مجرم کے متعلق انکشاف

احرار کہلانے والوں کی فتنہ انگیزیوں اور دروغگوئیوں کی وجہ سے لفظ احرار آجکل مکروفریب۔ دروغگوئی۔ جعلسازی۔ فتنہ انگیزی اور دلآزاری۔ ناحق ستم کوشی اور گندہ دہنی کا مترادف ہوچکا ہے۔ ان لوگوں کے کارنامے ایسے ہیں جو کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ان شوریدہ سروں نے تمام اخلاقی اور تمدنی قیود کو توڑ کر رکھدیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آئے دن ان کی فتنہ پردازیوں اور شر انگیزیوں کا سلسلہ وسیع ہوتا چلا جارہا ہے۔

پچھلے دنوں ایک شخص نے اقبال برقی پریس ملتان میں ایک پوسٹر بعنوان "منشی غلام احمد قادیانی کی نبوت کا بطلان" چھپوایا۔ اور اس کی ایک کاپی کے کنارے پر سے وہ مقام کاٹ کر جہاں پریس کا نام تھا۔ اور ایک بیرنگ لفافہ میں ڈال کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں اس طرح پتہ لکھکر جس طرح ایک احمدی لکھتا ہے۔ اور نیچے از سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ملتان لکھکر ارسال کر دیا۔ چونکہ بیرنگ خطوط مرکزی دفاتر میں وصول نہیں کئے جاتے۔ اس لئے وہ واپس ملتان آیا۔ چونکہ ارسال کنندہ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ملتان درج کیا گیا تھا۔ اس لئے وہ لفافہ میری عدم موجودگی میں پوسٹمین دوسری ڈاک کے ہمراہ میرے مکان پر لایا۔ اور میرے ملازم نے وصول کرلیا۔ میں نے لفافہ دیکھتے ہی سمجھ لیا۔ کہ یہ ہمارے سیکرٹری تبلیغ کا لکھا ہوا نہیں۔ بلکہ کسی شریر کی شرارت ہے۔ خیر جب کھولا گیا۔ تو وہی پوسٹر اس میں سے نکلا۔ آخر جب اخبار الفضل میں اس کے چند اقتباسات چھپے۔ اور یہ لکھا گیا۔ کہ اقبال برقی پریس ملتان میں چھپا ہے تو میں نے پریس مذکور میں پہونچکر تمام حالات کی تحقیقات کی۔ وہاں سے مجھے معلوم ہوا۔ کہ واقعی یہ اشتہار ۲۲ر فروری کو اسی پریس میں طبع ہوا ہے۔ لیکن شائع کرنے والے کا جو نام "محمد غلام" ہے، وہ جعلی ہے۔ دراصل ایک شخص "محمد اسلم" نامی خوشنویس بہاولپور نے اسے چھپوایا اور رقم طباعت کی ادائگی کی رسید پیر صاحب "برقعہ پوش" ریاست بہاولپور کے نام پر حاصل کی۔ جب مالک پریس کو اس جانب توجہ دلائی گئی۔ کہ آپ کا سابقہ رویہ جماعت احمدیہ کے ساتھ اس امر کی اجازت نہیں دے سکتا۔ کہ ایسا دلآزار اور گندہ اشتہار آپ کے مطبع میں طباعت پذیر ہو۔ تو انہوں نے ندامت کا اظہار کیا۔ اور کہا۔ کہ محمد اسلم خود کتابت کردہ پوسٹر لایا۔ اور پریس مین نے طبع کر دیا۔ نہ ہمارے کاتب نے لکھا نہ میری نظر سے گذرا۔ بہرحال یہ ہماری سہو اور غفلت کا نتیجہ ہے۔ ۱۲ر اپریل کو ایک معذرتی چھٹی مالک پریس نے معہ ایک پرچہ اخبار "محسن" مجھے ارسال کی ہے۔ وہ چھٹی اور اخبار "محسن" میں شائع شدہ اظہار معذرت ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

"از دفتر اقبال الیکٹرک پریس اندرون بوہڑ دروازہ ملتان شہر۔ بخدمت جناب پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ ملتان۔ السلام علیکم:۔

میں ندامت سے عرض کرتا ہوں۔ کہ میری عدم موجودگی میں اقبال برقی پریس میں ایک پوسٹر بعنوان منشی غلام احمد قادیانی کا بطلان مورخہ ۲۲ر فروری ۱۹۳۵ء کو منشی محمد اسلم خوشنویس بہاولپور نے چھپوایا۔ جس کا بعد میں اخبار الفضل اور احمدی دوستوں کی زبانی سُنکر حال معلوم ہوا جس وقت مجھے اس کے متعلق علم ہوا۔ میں نے فوراً اس کو پڑھا اور اظہار معذرت اخبار محسن مورخہ ۱۴ر اپریل ۱۹۳۵ء میں کر دیا ہے۔ اور دیگر اخبارات میں بھی معذرت کا اعلان کرانے کے لئے بھیجدیئے ہیں مجھے کامل یقین ہے۔ کہ آپ کو میری سابقہ روش سے بھی یہ خیال ضرور ہوگا۔ کہ مظہر کی معذرت بالکل سچی اور یقینی ہے۔ براہ مہربانی اخبار الفضل قادیان میں میری طرف سے معذرت چھپوا کر احمدی دوستوں کو جماعت ہائے احمدیہ کو یقین دلادیں۔ کہ مالک پریس کا اس میں کوئی قصور نہیں۔ صرف سہو اور غفلت ہے۔ جس کی تلافی کر رہا ہوں۔ پرچہ اخبار محسن مذکورہ بھی ہمراہ چھٹی ہذا ارسال خدمت ہے۔ والسّلام۔ ۱۲ر اپریل ۱۹۳۵ء۔

(نیازمند:۔ محبوب احمد اویسی مالک و منیجر اقبال برقی پریس ملتان بقلم خود)

اس چھٹی کے علاوہ اخبار محسن ۱۴ر اپریل میں حسب ذیل معذرت شائع کی گئی ہے۔

"میری عدم موجودگی میں اقبال برقی پریس میں ایک پوسٹر بعنوان "منشی غلام احمد قادیانی کی نبوت کا بطلان" مورخہ ۲۲ر فروری ۱۹۳۵ء کو منشی محمد اسلم خوشنویس بہاولپور نے چھپوایا۔ جس میں مرزا صاحب کے خلاف نہایت دریدہ دہنی سے بازاری سب وشتم کیا گیا ہے مجھے افسوس ہے۔ کہ عملہ پریس نے چھپنے سے پیشتر اس پوسٹر کو نہ دیکھا مجھے بھی اس پوسٹر کے متعلق اپنے احمدی دوستوں کی زبانی سُنکر اور "الفضل" دیکھکر حال معلوم ہوا۔

جس وقت مجھے اس کے متعلق علم ہوا۔ میں نے فوراً اس کو پڑھا۔ اور یقیناً مجھے اپنے احمدی احباب سے ندامت ہوئی۔ قطع نظر اس کے کہ یہ پوسٹر میری غیر حاضری میں چھپا۔ پھر بھی اس کی اشاعت پر اظہار معذرت کرتا ہوں۔"

(محبوب احمد مالک و منیجر اقبال پریس ملتان)

ان ہر دو تحریروں سے ظاہر ہے کہ منیجر صاحب مطبع نے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے صاف الفاظ میں اظہار معذرت کر دیا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی ظاہر ہو گیا ہے۔ کہ فرضی نام سے ایسا گندہ اور اشتعال انگیز پوسٹر شائع کرنے والا کون شخص ہے۔ اب اس کے متعلق ضروری کارروائی کرنا حکومت کا فرض ہے:۔ (خاکسار (شیخ) فضل الرحمن صدر نیشنل لیگ۔ ملتان)

مجلس مشاورت کے نمائندگان کا قومی اور ملّی فرض

جماعت احمدیہ کے خلاف جو شورش انگیزی اور فتنہ خیزی ان دنوں کی جارہی ہے۔ ہر احمدی پر روشن ہے۔ اور ظاہر ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جماعت کی کشتی کو اس طوفان میں سے نہ صرف صحیح سلامت گزار کر لیجانیکے لئے بلکہ کامرانی کا جھنڈا لہرانے کیلئے جو انتظامات فرمارہے ہیں۔ ان سے جماعت کا ہر ایک فرد جبتک آگاہ نہ ہو۔ جبتک حضور کا ایک ایک لفظ جماعت احمدیہ کے چھوٹے بڑے مرد عورت کے کانوں تک نہ پہونچے اسوقت تک جماعت نہ تو پیش آمدہ خطرات سے آگاہ ہوسکتی ہے اور نہ کامیابی کا منہ دیکھ سکتی ہے۔ اور چونکہ حضور کی آواز جماعت تک پہنچانے کا ذریعہ الفضل ہے۔ اس لئے مجلس مشاورت کے معزز نمائندگان فیصلہ کر کے آئیں۔ کہ الفضل کی اشاعت کا جو قومی اور ملی فرض ان پر عاید ہوتا ہے۔ اس کی ادائگی کے لئے انہوں نے کیا کیا۔ ان کی جماعت کے جو دوست اخبار خرید سکتے ہوں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ انہیں خریداری پر آمادہ کرنے کے علاوہ اپنے ہاں الفضل کی ایجنسی کے لئے بھی خاطر خواہ انتظام کر کے آئیں۔ اور دفتر الفضل میں تشریف لاکر اپنی کوشش اور سعی کے نتائج سے مطلع فرمائیں:۔

سماٹرا میں جماعت احمدیہ کی دینی خدمات کا اعتراف

محمد ادریس صاحب میدان سماٹرا سے لکھتے ہیں۔ کہ عید الاضحیٰ سے ایک روز قبل ایک اسلامی انجمن کی طرف سے ہمیں ایک دعوتی رقعہ ملا۔ جسمیں انہوں نے جماعت احمدیہ میدان سے اس بات کی خواہش کی ہے۔ کہ آپ اپنا نمائندہ بھیجکر ہماری انجمن میں اسلام کے متعلق تقریر کریں۔ چونکہ اس وقت مولوی محمد صادق صاحب مبلغ قریباً دو صد میل کے فاصلہ پر ایک احمدی دوست کے خاندان کو تبلیغ کرنے کیلئے گئے ہوئے تھے۔ اس لئے مجھے اس دعوت کو قبول کرنا پڑا۔ ہماری جماعت کے علاوہ اور بھی بہت سی جماعتیں اور انجمنیں اس موقعہ پر بلائی گئی تھیں۔ دو تین تقریروں کے بعد میری باری آئی۔ میں نے مسلسل پونے گھنٹہ تک تقریر کی جسکا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ آخر میں صدر صاحب نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ بیشک احمدیوں سے ہم اعتقادی طور پر ہمیں اختلاف ہے۔ مگر اسمیں کوئی شک نہیں کہ جماعت احمدیہ اسلام کی بڑی خدمت کررہی ہے صرف ہندوستان میں نہیں بلکہ ہندوستان سے باہر یورپ اور امریکہ میں تبلیغ کر رہی ہے۔ اور اس کام پر

اخبار "احسان" اور "زمیندار" کی غلط بیانی کی تردید

اخبار احسان" اور "زمیندار" میں خاکسار کا جو بیان شائع ہوا ہے۔ اس کے بعض فقرات اس طرح لکھے گئے ہیں۔ جن سے غلط فہمی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے بندہ مناسب سمجھتا ہے۔ کہ اس حصہ کے متعلق جو غلط فہمی پیدا ہوتی ہے۔ اس کا ازالہ کر دے۔ مولوی عطاء اللہ بخاری نے یا ان کے وکیل نے بندہ سے سوال کیا۔ کہ کیا تم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے تمام احکام کو واجب التعمیل سمجھتے ہو۔ بندہ نے جواب دیا۔ کہ بیعت کے وقت ہم اطاعت در معروف کا عہد کرتے ہیں۔ مجسٹریٹ نے پوچھا معروف سے کیا مطلب ہے۔ بندہ نے جواب دیا۔ کہ جو شریعت کے مطابق ہو۔

اس کے بعد مولوی عطاء اللہ بخاری نے پوچھا کہ کیا تم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے تمام احکام کی تعمیل کرتے ہو۔ بندہ نے جواب دیا۔ کہ بعض اوقات ایسا ہوا ہے کہ میں اپنی کمزوری کی وجہ سے بعض احکام کی تعمیل نہیں کر سکا۔ خاکسار شیر علی عفی اللہ عنہ

جماعت احمدیہ جموں کا سالانہ جلسہ

۱۱-۱۲-اپریل حویلی گردانہ صاحب (حال مکان خواجہ کرم داد صاحب) میں جماعت احمدیہ جموں کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ میں شمولیت کی غرض سے بعض احباب اکھنور۔ راجوری (علاقہ جموں) اور سیالکوٹ سے تشریف لائے۔ قادیان سے بھی ایک پارٹی موسم بہار کی تعطیلات پر میچ کھیلنے کیلئے انہی دنوں وہاں موجود تھی۔ مبلغین سلسلہ کے علاوہ اس پارٹی کے بعض احباب نے تقریریں کرنے اور بعض نے جلسہ کے دیگر امور کی سرانجام دہی میں مدد دی۔ مہمانوں کی رہائش اور طعام کا انتظام مقامی احباب نے بخوشی خاطر اپنے ذمہ لیا۔ اور تمام دوست بالخصوص عہدیداران انجمن (میاں غلام محمد صاحب خادم اور مستری فیض احمد صاحب) نے نہایت اخلاص اور تندہی سے احباب کی ضروریات مہیا کیں۔ جلسہ گاہ جھنڈیوں سے آراستہ تھا۔ اور بذریعہ اشتہارات اور منادی جلسہ میں شرکت کی دعوت دی گئی۔

اجلاس اول جناب مستری یعقوب علی صاحب ٹھیکیدار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مولوی عبد الاحد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ اور مولوی عبد الحق صاحب مولوی فاضل نے "فضائل اسلام" پر تقریریں کیں۔ اجلاس دوم میں بعد نماز عشاء خاکسار کی صدارت میں مولوی علی محمد صاحب اجمیری مولوی فاضل نے مسئلہ "ختم نبوت" پر تقریر کی۔ اور خاتم النبیین کا صحیح مفہوم نہایت واضح اور مدلل طریق پر پیش کیا۔ اور اس کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوئے نبوت بدلائل ثابت کیا۔ تقریر نہایت شستہ اور مؤثر تھی۔ آپ کی تقریر کے بعد مولوی عبد الغفور صاحب جالندھری نے مسئلہ حیات و ممات مسیح ناصری علیہ السلام پر روشنی ڈالی دوسرے دن بعد از نماز جمعہ مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ کی اتفاقیہ لاہور سے تشریف آوری بمعیت جناب چودھری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء سے فائدہ اٹھانے کی غرض سے جلسہ میں شامل ہونے والوں کو احمدیت کا پیغام سنایا گیا۔ مابعد جناب چودھری صاحب ممدوح نے اجو اس وقت صدر تھے صداقت احمدیت پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور گیانی واحد حسین صاحب مبلغ سلسلہ نے اسلام اور سکھ ازم پر تقریر کی۔

بعد نماز مغرب مولوی جلال الدین صاحب شمس نے راجہ محمد اکبر صاحب (صدر احرار کانفرنس) کے ان اعتراضات کا جواب دیا۔ جو انہوں نے پچھلے دنوں اپنے خطبہ صدارت میں جماعت احمدیہ پر کئے تھے۔ مولانا شمس صاحب کی تقریر جو دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ نہایت عالمانہ اور مؤثر تھی۔ آپ نے نہ صرف ان اعتراضات کا قلع قمع کیا۔ بلکہ احمدیہ عقائد کی برتری اور فضیلت ظاہر کی حاضرین آپ کی تقریر سے نہایت محظوظ ہوئے۔ اور پبلک نے اس عظیم الشان تفاوت کو محسوس کیا۔ جو سنجیدگی کے لحاظ سے علماء جماعت احمدیہ اور احرار لیکچراروں میں نمایاں طور پر نظر آتا ہے گیانی صاحب کی تقریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت از روئے کتب خالصہ صاحبان کے بعد دعا کے ساتھ رات کے بارہ بجے جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار۔ محمد ابراہیم بی۔ اے یکے از حاضرین

اشتہارات دینے والے اصحاب کے لئے بہترین موقع

خدا تعالےٰ کے فضل سے جس دن سے "الفضل" روزانہ ہوا ہے۔ اس کی اشاعت میں کافی اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور اب پہلے کی نسبت ڈیڑھ گناہ زیادہ چھپتا ہے لیکن باوجود اس کے ابھی تک اشتہارات کی اجرت میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ جو اصحاب اپنے اشتہارات اب دینا شروع کر دینگے۔ ان سے سابقہ شرح سے ہی اجرت وصول کی جائے گی۔ ورنہ چند دن کے بعد اخبار کی اشاعت کے لحاظ سے اشتہارات کی اجرت بڑھا دی جائے گی۔ پس اشتہار شائع کرانے والے اصحاب کو جلد اپنے اشتہارات بھیج دینے چاہئیں۔ تاکہ سابقہ شرح اجرت سے فائدہ اٹھا سکیں۔

خریداران الفضل کو ضروری اطلاع

جن احباب کی طرف روزانہ اخبار کا اڑھائی روپیہ بقایا ہے۔ ان کے نام مئی کے پہلے ہفتہ میں وی۔ پی کئے جائیں گے۔ جس پر انہیں پانچ آنہ زائد ادا کرنے پڑیں گے۔ بہتر ہو۔ کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ یا اگر مجلس مشاورت کے موقعہ پر آنیوالے ہوں۔ تو خود دفتر میں جمع کرا دیں۔ یا کسی دوست کے ذریعہ بھجوا دیں۔ امید ہے کہ احباب اس کا خیال رکھیں گے۔ اور وی۔ پی کی انتظار میں نہ رہیں گے۔ وی۔ پی سسٹم دفتر اور خریدار دونوں کے لئے نقصان رساں ہے۔

مجلس مشاورت پر آنیوالے احباب دفتر الفضل میں اپنے حسابات دیکھ کر بقایا جات صاف فرمائیں۔ مینیجر

الفضل کا اشاعت فنڈ

احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف جو شورش برپا کر رکھی ہے۔ اس سے حق پسند اصحاب کے دل میں احمدیت کے متعلق تحقیق کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ اور وہ تصویر کا دوسرا رخ دیکھنے کے لئے بے قرار ہیں لیکن ایسے لوگوں میں سے کئی ایک ایسے ہیں۔ جو اخبار خرید نہیں سکتے۔ غیر احمدیوں کی طرف سے ہمارے پاس مفت اخبار کے لئے روزانہ درخواستیں موصول ہوتی رہتی ہیں۔ علاوہ ازیں کئی غریب احمدی بھائی بھی مفت یا رعایتی قیمت پر اخبار چاہتے ہیں۔ اور بعض مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوتی ہیں ان کے استحکام کے لئے اخبار کا بھیجنا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں۔ جس سے ان کے نام اخبار جاری کئے جا سکیں۔ اس لئے صاحب استطاعت اصحاب اگر تبلیغ کی غرض سے مفت اشاعت کے لئے رقوم بھجواتے رہا کریں۔ اور بالخصوص خوشی کے مواقع پر اس فنڈ کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں۔ تو اجر عظیم کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ اس غرض کے لئے الفضل کا ایک اشاعت فنڈ قائم کیا گیا ہے۔ اور جو دوست اس کے لئے مدد کرینگے۔ ان کے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ درج اخبار ہوتے رہیں گے۔ (مینیجر)

زراعتی تحریک کی روحِ رواں

اشتمال اراضی کی سکیم

(از مسٹر جی۔ای۔بی۔ابل آئی سی ایس ڈپٹی رجسٹرار مجالس امداد باہمی لاہور)

کساد بازاری نے ہندوستان میں زراعتی امداد باہمی کی تحریک کو سخت نقصان پہنچایا ہے راقم الحروف کو اگرچہ پنجاب کے متعلق ہی علم ہے مگر دعویٰ سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس مصیبت میں کم و بیش ہندوستان کا ہر حصہ شامل ہے۔ پنجاب میں کساد بازاری کی وجہ سے بہت سی اوسط درجے کی امدادی سوسائیٹیوں کا کام بند ہو چکا ہے۔ قرضے بڑی مشکل سے اور آہستہ آہستہ وصول کئے جاتے ہیں۔ امدادی مجلسیں اپنے ارکان کو مزید قرضے دینے سے جھجکتی ہیں۔ تا وقتیکہ پہلے قرضوں کی رقم کا بڑا حصہ وصول ہو جائے۔ جب اچھی حالت کی امدادی مجلسوں کا یہ حال ہو تو اس صورت میں معمولی امدادی مجلسوں کی حالت کی خرابی پر کوئی افسوس نہیں کیا جا سکتا۔ اس مضمون کے لکھنے کا یہ مطلب ہے۔ کہ عام لوگوں پر واضح کر دیا جائے۔ کہ جب کساد بازاری باہمی امداد کے لئے موت کا حکم رکھتی ہو۔ تو اس کی روک تھام اور امدادی طریقہ کے زندہ رکھنے کی تدبیریں سوچنی چاہئیں۔ پنجاب اور ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اس مصیبت کے موقع پر کمزور امدادی مجلسوں کی امداد کی جائے مگر اس وقت ان امدادی مجلسوں کی ہمت افزائی نہایت ضروری خیال کی جاتی ہے۔ جو کساد بازاری کے باوجود اپنے کاروبار کو جاری رکھ سکتی ہیں۔ پنجاب میں اشتمال اراضی کی تحریک اس جدوجہد کی عملی مثال ہے۔

زمینداروں کی مشکلات

اشتمال اراضی کے مقاصد سے ہر خاص و عام آگاہ ہے۔ بعض اوقات ایک زمیندار کی اراضی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے مختلف جگہوں میں بہت دور دور تک چلے جاتے ہیں جن سے فائدہ اٹھانا زمیندار کی مصیبت کا باعث بن جاتا ہے۔ یہ ایک عام چیز ہے کہ ایک زمیندار کی ملکیت دس ایکڑ زمین ہوتی ہے۔ مگر وہ زمین ساٹھ مختلف ٹکڑوں میں تقسیم ہوتی ہے ظاہر ہے کہ بے چارہ زمیندار ان ساٹھ چھوٹے چھوٹے اور بکھرے ہوئے ٹکڑوں سے اچھی طرح فائدہ نہیں اٹھا سکتا راقم مضمون نے یہ مضمون لکھنے سے ایک دن پہلے ایک ایسے زمیندار سے ملاقات کی تھی۔ جو اگرچہ ڈیڑھ سو ایکڑ زمین کا مالک تھا مگر اس کی زمین سو سے زیادہ حصوں میں تقسیم تھی۔ اور مختلف جگہوں میں بکھری ہوئی تھیں اس زمیندار نے اپنی تکلیفوں کا اظہار کرتے ہوئے مذاق کے طور پر بیان کیا۔ کہ بعض اوقات وہ اپنے بیٹوں سمیت کھیتوں میں کام کرتا ہے۔ مگر چونکہ عورتیں انہیں پا نہیں سکتیں۔ اس لئے وہ تمام دن کھانے سے بھی محروم رہتا ہے۔

اشتمال اراضی کی تحریک کو عملی جامہ پہنانے کی ضرورت

اگر ایک گاؤں کے زمیندار اشتمال اراضی کی تجویز کو عملی جامہ پہنانا چاہیں۔ تو اس صورت میں زمینداروں کی ایک مجلس بنائی جاتی ہے جو اراضی کی جدید تقسیم کی تجویزوں پر غور کرتی ہے۔ مجلس کے فیصلے کے لئے اس کے دو تہائی ارکان کی رضامندی ضروری قرار دی جاتی ہے۔ حکومت کی طرف سے ایک سب انسپکٹر ضروری امداد کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ جو ضروری کاغذات کی فہرست تیار کرتا ہے۔ اس سب انسپکٹر کو حکومت کی طرف سے تنخواہ دی جاتی ہے۔ جب اراضی کی جدید تقسیم کی سکیم تیار ہو جاتی ہے۔ اور زمیندار اشتمال اراضی پر عمل کرتے ہوئے اپنی جدید زمینوں میں ہل چلاتے ہیں۔ تو اس وقت اس تجویز کے فائدے اچھی طرح معلوم ہو جاتے ہیں۔ بعض مالکان اراضی اپنی نئی زمینوں میں کنوئیں کھودتے ہیں۔ جس سے ان کی آمدنی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ قلبہ رانی کا رقبہ نسبتاً بڑھ جاتا ہے۔ زمیندار اپنی اپنی زمینوں پر رہنے سہنے لگتے ہیں۔ اور اپنے مال مویشی کو بھی وہیں باندھتے ہیں مال مویشی کے آوارہ ہونے اور ایک دوسرے کی فصلوں کو خراب کرنے کی شکایتیں رفع ہو جاتی ہیں۔ فصلوں کی نگرانی اچھی طرح سے کی جا سکتی ہے۔ کھیتوں کی حد بندی اور آب پاشی کے جھگڑے بڑی حد تک کم ہو جاتے ہیں۔ اس سے زمینداروں کی آمدنی بھی سوائی بلکہ ڈیوڑھی ہو جاتی ہے۔

اشتمال اراضی کے فوائد

بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ اشتمال اراضی دیہاتی زندگی میں نئی روح پھونک دیتی ہے جن زمینداروں کو اس بات کا اعتبار نہ ہو انہیں چاہیئے۔ کہ ایسے دیہات کو دیکھیں۔ جو اشتمال اراضی کے اصول پر عمل کر رہے ہوں۔ اس سے ان کے شکوک رفع ہو جائیں گے حکومت پنجاب نے اشتمال اراضی کے فوائد کو محسوس کرتے ہوئے ایک سو سے زیادہ اشخاص کے عملے کو اسی طرف متوجہ کر رکھا ہے مرکزی پنجاب کے دیہات کی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے۔ کہ اس عملے کے اخراجات حکومت کے لئے فائدے کا ذریعہ ہیں۔ ان چالیس دیہات میں مالیہ کی اوسط اشتمال اراضی سے پہلے کی نسبت بقدر ۶۵۰۷ روپیہ سالانہ بڑھ گئی ہے۔ ۱۹۳۱-۳۲ء کے اعداد و شمار سے واضح ہوتا ہے۔ کہ حکومت کے خرچ کا اندازہ ۲ روپے ۷ پائی فی ایکڑ تھا۔ مگر حکومت کے سرمایہ سے ۶۳ء ۷ فی صدی سالانہ فائدہ نظر آتا ہے اگر ۱۹۳۲-۳۳ء کے فی ایکڑ خرچ کا بھی حساب کر لیا جائے۔ تو اس صورت میں حکومت کے سرمائے کا منافع ۶۲ء ۸ فی صدی معلوم ہوتا ہے۔ ان دیہات کے مالیہ کی زیادتی جن کے مالیات معین ہو چکے ہیں۔ آئندہ بندوبست کے وقت ہی کی جائے گی۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ ان دیہات میں مالیہ کی معافی اور التوا کی کبھی ضرورت محسوس نہ ہوگی۔

آئندہ کے متعلق تجویز

سال گذشتہ کے واقعات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ زمینداروں نے امدادی اپیل کے جواب میں اشتمال اراضی کے اخراجات میں اپنا حصہ دینا منظور کر لیا ہے۔ اس موقع پر اس امر کا اظہار نامناسب نہ ہوگا۔ کہ زمینداروں نے اپنی رضامندی سے اس سکیم کے مکمل کرنے کے لئے مبلغ بیس ہزار روپیہ جمع کیا ہے۔ اس لئے تجویز کی گئی ہے کہ آئندہ جب تک ایک گاؤں کے زمیندار آٹھ آنہ فی ایکڑ کے حساب سے ادا کرنا منظور نہ کریں۔ کسی گاؤں کے اشتمال اراضی کی سکیم منظور نہ کی جائے۔ زمینداروں کا یہ چندہ اس عملہ کی تنخواہ کے طور پر خرچ کیا جاتا ہے۔ جسے اشتمال اراضی کے کام پر مقرر کیا جاتا ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ جب زمیندار اس سکیم کے تمام پہلوؤں سے اچھی طرح آگاہ ہو جائیں گے۔ اور اس کے فائدے ان کے دل میں گھر کر لیں گے۔ تو اس وقت وہ تمام اخراجات کے برداشت کرنے کو تیار ہو جائیں گے۔ اسی سلسلہ میں دو روپے فی ایکڑ کا خرچ اتنا بڑا نہیں۔ جسے زمیندار برداشت نہ کر سکیں۔ زمیندار اس خرچ کو پہلی ہی فصل میں حاصل کر سکیں گے۔

چند مفید امور

مندرجہ ذیل امور زمینداروں کی موجودہ مشکلات کو رفع کرنے اور اشتمال اراضی کو کامیاب بنانے کے لئے نہایت مفید ثابت ہونگے۔

(۱) جس گاؤں کی اوسط اراضی ۶۰۰ سے ۸۰۰ ایکڑ ہو۔ اس میں اشتمال اراضی کی سکیم چھ مہینے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔

(۲) اشتمال اراضی کے فوائد کا نتیجہ فوراً معلوم ہو جاتا ہے۔

(۳) اس سکیم کا ایک نتیجہ یہ ہے کہ اس سے زمینداروں کی آمدنی ہمیشہ کیلئے بڑھ جاتی ہے

(۴) اشتمال اراضی کا کام زمینداروں کی رضامندی کے مطابق ہوگا۔ سب انسپکٹر کسی جبر اور ظلم سے پیش نہیں آ سکے گا۔ سب انسپکٹر کی حیثیت اس معاملے میں محض ایک مشیر اور دوست کی سی ہے۔

(۵) اشتمال اراضی کی سکیم مقدمہ بازی کو بہت حد تک کم کرے گی۔ جس پر کہ زمیندار اپنی آمدنی کا بہت بڑا حصہ صرف کرنیکے عادی ہیں

(۶) اشتمال اراضی سے باہمی اتفاق و اتحاد میں ترقی ہوگی۔ ضد اور مقدمہ باز آدمی دیہات کے لئے زہر قاتل کا حکم رکھتا ہے یہ

قیمتوں میں خاص رعایت مجلس مشاورت کے موقع پر خاص الخاص رعایت

جو دوست سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔ خلفائے کرام اور علمائے سلسلہ کی کتب مجلس مشاورت کے موقع پر دیں گے ۔ انہیں اصل واجبی قیمتوں پر ۲ر فی روپیہ مزید رعایت کر دی جائے گی ۔ اور دستی خریدنے کے باعث انہیں محصول ڈاک بھی بچ جائے گا ۔ اور جو دوست کسی وجہ سے خود اس موقع پر تشریف نہ لا سکتے ہوں ۔ وہ آنے والے دوستوں کی معرفت مطلوبہ کتب منگوا سکتے ہیں ۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس نادر موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے ۔ باقی اصحاب جو بذریعہ وی پی کتب منگوانا چاہیں انہیں ۲۵ اپریل تک اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ حاصل ہے ۔

تصانیف حضرت مسیح موعودؑ

نام کتب	قیمت
سرمہ چشم آریہ	۱۴ر
فتح اسلام	۲ر
توضیح مرام	۳ر
ازالہ اوہام	عہ
شحنہ حق	۸ر
آئینہ کمالات اسلام	۱۲
کشتی نوح	۶ر
برکات الدعا	۳ر
حجۃ الاسلام	۴ر
سچائی کا اظہار	۱ر
شہادت القرآن	۱۰ر
نور الحق حصہ دوم	۶ر
انوار الاسلام	۴ر
منن الرحمٰن	۱۲ر
ضیاء الحق	۲ر
نور القرآن ہر دو حصہ	۹ر
انجام آتھم	[illegible]
تحفہ گولڑویہ	عہ
کتاب البریہ	عہ
سراج منیر	۶ر
تحفہ قیصریہ	۴ر
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	۳ر
راز حقیقت	۲ر
ایام الصلح فارسی	۸ر
ستارہ قیصریہ	۱ر
تحفہ غزنویہ	۴ر
لجۃ النور	۶ر
اربعین کامل	۱۲ر
خطبہ الہامیہ	[illegible]
دافع البلاء	۲ر
نزول المسیحؑ	۱۲ر
تحفہ ندوہ	[illegible]
اعجاز احمدی	۶ر
ریویو مباحثہ بٹالوی چکڑالوی	۰ر
سناتن دھرم	۱ر
تذکرۃ الشہادتین	۱۲ر
لیکچر سیالکوٹ	۴ر
چشمہ مسیحی	۳ر
تجلیات الٰہیہ	۱ر
قادیان کے آریہ اور ہم	۳ر
چشمہ معرفت	[illegible]
پرانی تحریریں	۳ر
درمکنون فارسی	عہ
تقریر جلسہ دعا	۳ر
تقریریں	۳ر
درثمین اردو مجلد	۱۲ر
مجموعہ اشتہارات چھ حصے	[illegible]
فریاد درد	۸ر
رسالہ جہاد	۲ر
ضرورت الامام	۴ر
حقیقۃ الوحی بلا جلد	[illegible]
استفتاء عربی	۶ر
درثمین فارسی	۶ر
مسیح ہندوستان میں	۶ر
نشان آسمانی	۴ر

تصانیف حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

نام کتب	قیمت
رد تناسخ	۳ر
ابطال الوہیت مسیح	۳ر
تصدیق براہین احمدیہ	[illegible]
خطبات نور حصہ اول	۸ر
خطبات نور حصہ دوم	۸ر
دینیات کا پہلا رسالہ	۱ر

تقاریر و تصانیف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

نام کتب	قیمت
منصب خلافت	۱ر
برکات خلافت	۴ر
انوار خلافت	۱۲ر
حق الیقین	۱۲ر
تبلیغ حق	۲ر
منہاج الطالبین	۱۰ر
لیکچر شملہ	۳ر
تقدیر الٰہی	عہ
ملائکۃ اللہ	۱۰ر
نجات	۱۳ر
تحفۃ الملوک	۱۲ر
ترک موالات	۸ر
دعوۃ الامیر اردو	[illegible]
دعوۃ الامیر فارسی	[illegible]
ہستی باری تعالیٰ	[illegible]
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے	۶ر
نماز انگریزی	۸ر
تبصرہ نہرو رپورٹ	۶ر
تبصرہ نہرو رپورٹ انگریزی	۸ر
تقریر دلپذیر	۴ر
سیاسی مسئلہ کا حل اردو	[illegible]
سیاسی مسئلہ کا حل انگریزی	[illegible]
اسوہ کامل	۱ر

متفرق کتب

نام کتب	قیمت
سیرت خاتم النبیینؐ حصہ دوم	[illegible]
سیرت المہدی حصہ دوم	[illegible]
ہمارا خدا	عہ
ہمارا مذہب بجواب قادیانی مذہب	۱۲ر
چشمہ عرفان بجواب "تحریک قادیان"	[illegible]
تسہیل العربیہ عربی اردو لغات	[illegible]

انگریزی لٹریچر

نام کتب	قیمت
پارہ اول	[illegible]
احمد سوانح	۸ر
تحفۃ الملوک	۱۲ر
جواب سپلٹ	[illegible]
تعلیم المسیحؑ	عہ
سیرت مسیح موعود علیہ السلام	عہ
ہندو راج کے منصوبے انگریزی	عہ
ٹیچنگ آف اسلام	۵ر
احمدیت حقیقی اسلام	[illegible]
حدیث مصنفہ مولانا درد صاحب	۸ر
تحفہ پرنس آف ویلز ۱۲ر مجلد	[illegible]
احمد ہر دو حصہ	عہ
نن کوآپریشن	[illegible]
احمدیہ موومنٹ	[illegible]
ابنائے فارس انگریزی	۶ر

نوٹ :- جو دوست مجلد کتابوں کے خواہشمند ہوں ۔ انہیں اپنے آرڈر میں اس کی تصریح کر دینی چاہیئے ۔ جلدیں عمدہ خوبصورت اور ارزاں نرخوں پر بندھوا کر بھیجی جائیں گی

ملنے کا پتہ

بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

فیروز آباد (متصل آگرہ) ۱۴ اپریل۔ شبیہ ذوالجناح کا جلوس ایک ہندو مندر کے پاس گیا۔ تو ہندوؤں کے مکانوں کی چھتوں پر سے اینٹیں برسائی گئیں۔ اس پر ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ ایس۔ ڈی۔ او نے مجمع کو منتشر ہونے کا حکم دیا۔ مگر لوگوں نے انکار کر دیا۔ آخر پولیس کو فائر کرنا پڑے۔ جس سے ایک مسلمان ہلاک اور سات مجروح ہوئے۔ فساد میں ایک ہندو ہلاک ہوا۔ مجروحین کی تعداد ۳۵ ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ایس۔ ڈی۔ او۔ اور پولیس انسپکٹر بھی مجروح ہوئے۔ نیز ہجوم نے ایک ہندو ڈاکٹر کے مکان کو آگ لگا دی۔ جس کے اندر گیارہ اشخاص جل کر مر گئے۔ قصبہ میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔

آگرہ ۱۵ اپریل۔ مسلمانوں نے شہر میں کاروبار بند کر رکھا ہے۔ محرم کا کوئی جلوس نہیں نکالا۔ بلکہ اس کے بجائے جامع مسجد میں جمع ہو کر قرآن کریم ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ہزاری باغ ۱۴ اپریل۔ رام نومی کا تیوہار مناتے ہوئے ہندو بہت شور و غل کر رہے تھے۔ مسلمانوں نے انہیں محرم کے احترام کے طور پر ایسا کرنے سے روکا۔ جس سے فساد ہو گیا ایک سب انسپکٹر پولیس اور ۵ ہندو مجروح ہو گئے۔ پولیس نے جلد حالات پر قابو پا لیا۔

رانچی ۱۴ اپریل۔ ایک ہندو نوجوان کا ایک مسلمان سے جھگڑا ہو گیا۔ اور ہندوؤں نے ذوالجناح کے جلوس پر اینٹیں برسانی شروع کر دیں۔ اس پر فرقہ دار فساد برپا ہو گیا جس میں آٹھ مسلمان اور چھ ہندو مجروح ہوئے پولیس نے جلد قابو پا لیا۔

بھاؤنگر ۱۴ اپریل۔ کل رات موضع بوتار میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ جس میں چھ اشخاص ہلاک اور بہت سے مجروح ہوئے۔ تفاصیل کا انتظار ہے۔

لکھنؤ ۱۵ اپریل۔ سولہ میل کے فاصلہ پر ایک مقام پر اتانجو میں تعزیہ کا رستہ بنانے کے لئے مسلمان ایک ہندو کے مکان کا کچا چبوترہ گرانا چاہتے تھے۔ جس پر ہندوؤں نے اعتراض کیا۔ اس پر فساد کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ اور پولیس موقعہ پر آن پہونچی۔ تعزیہ وہیں دھرا ہے۔ اور قضیہ کا کوئی فیصلہ ابھی تک نہیں ہوا۔

لکھنؤ ۱۵ اپریل۔ موضع ٹیریا گنج ضلع بارہ بنکی میں تعزیہ کے جلوس پر فساد ہو گیا۔ جس پر پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ تفاصیل کا انتظار ہے۔

لاہور ۱۵ اپریل۔ قصور میں حکام نے دلدل کا جلوس نکالنے کا لائسنس دینے سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن شیعہ چونکہ جلوس نکالنے پر مُصر تھے۔ اس لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی۔ اس کے باوجود شیعہ اصحاب نے جلوس نکالا۔ اس لئے ۱۷ شیعہ اصحاب کو پولیس نے گرفتار کر لیا۔

دہلی ۱۵ اپریل۔ ایک ممبر نے کونسل آف سٹیٹ میں تحریک التوا پیش کرنے کا اس بنا پر نوٹس دیا ہے۔ کہ محرم کے موقعہ پر فسادات ہوئے ہیں۔ انہیں روکنے کے لئے گورنمنٹ نے قبل از وقت ضروری انتظامات کیوں نہیں کئے

رام پور ۱۵ اپریل میر مقبول محمود چیف جسٹس ریاست نے اپنے عہدہ سے استعفٰے دیدیا ہے۔ جسے منظور کرتے ہوئے ہز ہائی نس نے آپ کی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔

دہلی ۱۵ اپریل۔ سٹیٹ کونسل جے پور نے سیکر لکانہ کی پنچایت کو خلاف قانون قرار دیدیا ہے۔ کیونکہ جاٹ عدم ادائیگی ٹیکس کی تحریک کو منظم کر رہے تھے۔ جاٹوں کے آٹھ لیڈر جلاوطن کر دیئے گئے ہیں۔

کلکتہ ۱۵ اپریل۔ یونیورسٹی کا ایک پروفیسر نقلی مونچھیں لگا کر ایک طالب علم کی جگہ بی۔ اے کے امتحان کے کئی پرچے کرتا رہا۔ ایک دن ہوا کے جھونکے سے مونچھیں اڑ گئیں اور سپر وائزر نے دیکھ لیا۔ اسے پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔ یونیورسٹی سنڈیکیٹ کی سفارش پر اُسے ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

پٹنہ ۱۴ اپریل۔ کسی کے ایک جلتا ہوا سگریٹ بے احتیاطی کے ساتھ پھینک دینے کے نتیجہ میں ایک پھُوس کے چھپر میں آگ لگ گئی جس نے بعد میں زور پکڑ کر دو صد مکانات جلا دیئے یہ شہر ۱۹۳۴ء کے زلزلہ میں بھی بالکل تباہ ہو گیا تھا۔

دہلی ۱۴ اپریل۔ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ٹیرف بورڈ کی میعاد میں یکم اپریل سے ایک سال کے لئے توسیع کر دی جائے۔

سرینگر ۱۵ اپریل۔ گذشتہ پندرہ یوم سے مسلسل بارش ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے ۱۲ مزدور جو نیپال روڈ پر کام کر رہے تھے۔ ہلاک ہو گئے۔ دو آدمی جہلم دہلی روڈ پر ہلاک ہو گئے۔ کئی دیہات زیر آب ہیں۔ مویشیوں اور جائیدادوں کو سخت نقصان پہونچا ہے۔ درہ بانہال ایک ماہ تک بند رہے گا۔

شنگھائی ۱۴ اپریل۔ فیمن ریلیف ایسوسی ایشن کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ صرف صوبۂ ہونٹن میں قحط سے ایک لاکھ گیارہ ہزار آدمی اس وقت تک مر چکے ہیں۔ اور ایک کروڑ بیس لاکھ جانیں اسی وجہ سے سخت خطرہ میں ہیں۔ یہ قحط اس وجہ سے پڑا ہے۔ کہ دریائے ینگسی کی طغیانی فصلوں کو بہا کر لے گئی۔

مدراس ۱۴ اپریل۔ مسٹر راجگوپال آچاریہ نے جو مدراس کے مشہور کانگریسی لیڈر ہیں۔ ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ عنقریب سیاسیات سے علیحدہ ہو رہے ہیں۔

لاہور ۱۴ اپریل۔ ایک پریس انٹرویو کے دوران میں سر فضل حسین نے کہا۔ کہ وہ کام کرتے کرتے تھک کر چور ہو گئے ہیں اس لئے انہیں مکمل آرام کی ضرورت ہے۔ اور وہ اپنی تمام سرگرمیاں پولٹیکل کام کے لئے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ جو مستقبل قریب میں انہیں پنجاب کے اندر کرنا پڑے گا۔ آپ نے کہا۔ کہ بہت سے منتخب ممبروں نے ان کے لئے پنجاب کونسل میں اپنی نشست خالی کر دینے کی پیشکش کی ہے۔ مگر ابھی ان کی صحت اجازت نہیں دیتی۔ کہ کونسل میں جائیں۔

لاہور ۱۴ اپریل۔ پولیس کی ایک پارٹی نے نویگ پریس کی تلاشی ہندی کے ایک رسالہ "بلیدان" کا سپیشل نمبر چھاپنے کی وجہ سے لی۔ جس میں شائع شدہ ایک مضمون حکومت کے نزدیک قابل اعتراض ہے۔ پریس کی ایک ہزار کی جمع شدہ ضمانت میں سے پانصد روپیہ ضبط کر لیا گیا ہے۔ پرنٹر و پبلشر سے بھی ایک ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔

لندن (بذریعہ ڈاک) لابی کی گفتگو سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان کا آئندہ وائسرائے۔ مسٹر بیکڈ انلڈ۔ سر سیموئل ہور مارکوئیس آف لنتھگو اور لارڈ ڈربی میں سے کوئی ہوگا۔ گویا وزیر اعظم اور وزیر ہند خود بھی اس عہدہ کے امیدواروں میں سے ہیں ؎

نئی دہلی ۱۳ اپریل۔ مالاکنڈ ایجنسی میں فقیر آلنگر نے ۹ سو حملہ آوروں کے ساتھ دریائے سوات کو عبور کر کے آگرہ کے مقام پر قبضہ کر لیا۔ اس کے مقابلہ کے لئے نوشہرہ کالم آگے بڑھا۔ اس کالم کے ساتھ مسٹر بیسٹ آئی۔ سی۔ ایس پولیٹیکل ایجنٹ مالاکنڈ بھی تھے۔ جو گولی لگنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ بہت سے سپاہی بھی مجروح ہوئے۔

کپورتھلہ ۱۴ اپریل۔ حکومت کپورتھلہ نے زمینداروں کی بہبودی کے لئے حکم دیا ہے۔ کہ مالگذاری کی ایسی شرحوں کو جو غیر معمولی طور پر زیادہ ہیں مناسب درجہ پر لایا جائے۔ بیگار کی جو رقم بشرح تین روپیہ دس آنہ فیصدی مالیہ کے ساتھ وصول کی جاتی ہے۔ اُسے منسوخ کر دیا جائے۔ تقاوی فیاضی سے تقسیم کی جائے۔ زمینداروں کی مقروضیت دور کرنے کے ذرائع تجویز کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے کارخانہ شکر سازی پھگواڑہ سے حکومت کو جو آمدنی ہو۔ اُسے زمینداروں کو تخم کماد بہم پہونچانے پر صرف کیا جائے۔

حکومت حجاز نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ حجاز میں حاجیوں سے جس قدر محصُول۔ ٹیکس کرایہ اور اجرتیں وغیرہ وصول کی جاتی ہیں۔ آئندہ سال سے ان سب اخراجات کا چوتھائی حصہ معاف کر دیا جائیگا۔

استنبول ۱۴ اپریل۔ حکومت یونان نے حکومت ترکی سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ ان یونانی باغیوں کو جو ترکی میں پناہ گزیں ہیں۔ ان کے حوالے کر دے۔ لیکن حکومت ترکی نے ایسا

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی